بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۗ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

## مختصر اور جامع تفسیری نکات

# تذکیر بالقرآن

# Reflections from Qur'an

## قرآن مجید کی منتخب آیات کی تفسیر

## A Summary of Qur’anic Teachings

## Part – 18

### English - Urdu


حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

*Seymour Road*

*London,*

*United Kingdom*

*Telephone: +44 7853099327*

# پارہ - 18

## قران مجید کا اٹھارواں پارہ سورۃ المومنون، سورۃ النّور، اور سورۃ الفرقان کی پہلی 20 آیات پر مشتمل ہے۔

## اہم تفسیری نکات

# سورۃ المومنون

## Chapter - 23: The Believers

## سورۃ المومنوں مّکی سورت ہے اور اس میں 118 آیات ہیں۔

### فضائل و خصوصیات سورۃ مومنون

حدیث: مسند احمد میں حضرت فاروق اعظم عمر بن خطاب کی روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو پاس والوں کے کان میں ایسی آواز ہوتی جیسے شہد کی مکھیوں کی آواز ہوتی ہے۔ ایک روز آپؐ کے قریب ایسی ہی آواز سنی گئی تو ہم ٹھہر گئے کہ نئی آئی ہوئی وحی سن لیں۔ جب وحی کی خاص کیفیت سے فراغت ہوئی تو حضورؐ قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے اور یہ دعا کرنے لگے: اللھم زدنا ولا تنقصنا و اکرمنا ولاتھنا واعطنا ولا تحرمنا واثرنا ولا توثر علینا وارض عنا و ارضنا۔ یعنی یا اللہ ہمیں زیادہ دے کم نہ کر اور ہماری عزت بڑھا ذلیل نہ کر اور ہم پر بخشش فرما، محروم نہ کر اور ہمیں دوسروں پر ترجیح دے ہم پر دوسروں کو ترجیح نہ دے اور ہم سے راضی ہو اور ہمیں بھی اپنی رضا سے راضی

کردے۔اس کے بعد فرمایا کہ مجھ پر اس وقت دس آیتیں ایسی نازل ہوئی ہیں کہ جو شخص ان پر پورا پورا عمل کرے تو وہ (سیدھا) جنت میں جائے گا۔ پھر یہ دس آیتیں جو اوپر لکھی گئی ہیں پڑھ کر سنائی۔(ابن کثیر)

**حدیث:** اور نسائی نے کتاب التفسیر میں یزید بن بابنوس سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا خلق کیسا اور کیا تھا، انہوں نے فرمایا آپ کا خلق یعنی طبعی عادت وہ تھی جو قرآن میں ہے اس کے بعد یہ دس آیتیں تلاوت کرکے فرمایا کہ بس یہی خلق وعادت تھی رسول اللہ ﷺ کی۔(ابن کثیر)

## فلاح پانے والے مومنین کی صفات

**قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَۙ۔۔۔**

بے شک، ایمان والوں نے فلاح پالی۔۔۔(مومنون۔1)

## فلاح سے کیا مراد ہے؟

فلاح کا عمومی مطلب کامیابی ہے۔ فلاح کے معنی ہیں کہ ہر مراد حاصل ہو اور ہر تکلیف دور ہو (قاموس)۔ دین کی نظر میں کامیاب وہ ہے جو دنیا میں اپنے رب کو راضی کرلے اور اس کے بدلے میں آخرت میں اللہ کی رحمت ومغفرت کا مستحق قرار پاجائے۔اس کے ساتھ دنیا کی سعادت وکامرانی بھی میسر آجائے تو سبحان اللہ۔ ورنہ اصل کامیابی تو آخرت ہی کی کامیابی ہے۔

## فلاح کیا چیز ہے اور کہاں اور کیسے ملتی ہے؟

اذان واقامت میں پانچ وقت ہر مسلمان کو حی علی الفلاح کے الفاظ میں فلاح کی دعوت دی جاتی ہے۔ یہ لفظ جتنا مختصر ہے اتنا ہی جامع ایسا ہے کہ کوئی انسان اس سے زیادہ کسی چیز کی خواہش کر ہی نہیں سکتا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ مکمل فلاح کہ ایک مراد بھی ایسی نہ رہے جو پوری نہ ہو اور ایک بھی تکلیف ایسی نہ رہے جو دور نہ ہو، یہ دنیا میں کسی بڑے سے بڑے انسان کے بس میں نہیں چاہے دنیا کا سب سے بڑا بادشاہ ہفت اقلیم ہو یا سب سے بڑا رسول اور پیغمبر ہو۔ اس دنیا میں کسی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ کوئی چیز خلاف طبع پیش نہ آئے اور جو خواہش جس وقت دل میں پیدا ہو بلا تاخیر پوری ہو جائے۔ فلاح کامل تو اس دنیا میں دستیاب ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ دنیا تو دار التکلیف والمحنت ہے۔ یہ متاع گرانمایہ ایک دوسرے عالم میں ملتی ہے جس کا

نام جنت ہے۔وہ ہی ایسی جگہ ہے جس میں انسان کی ہر مراد ہر وقت بلا انتظار حاصل ہو گی وَلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ۔(یعنی ان کو ملے گی ہر وہ چیز جو وہ چاہیں گے)۔

قرآن کریم نے سورۃ اعلیٰ میں جہاں فلاح حاصل کرنے کا نسخہ بتلایا کہ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى۔ وہ شخص فلاح پا گیا جو اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرے۔اس کے ساتھ ہی یہ بھی اشارہ فرمایا کہ کامل فلاح کی جگہ اصل میں آخرت ہے، فرمایا: بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا، وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى۔ یعنی تم لوگ دنیا ہی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہتر ہے اور وہ ہمیشہ باقی رہنے والی بھی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کامل و مکمل فلاح تو صرف جنت ہی میں مل سکتی ہے دنیا اس کی جگہ ہی نہیں۔البتہ حالات کے اعتبار سے فلاح یعنی امن و سکون یہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عطا فرماسکتے ہیں۔آیات مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے فلاح پانے کا وعدہ ان مومنین سے کیا ہے جن میں وہ سات صفات موجود ہوں جن کا ذکر ان آیات کے اندر آیا ہے۔

## جنّت الفردوس کے وارث کون؟

### 1۔ نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنے والے،

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ

**Those who humble themselves in prayer.**

## نماز میں خشوع سے کیا مراد ہے؟

خشوع سے مراد عاجزی ہے یعنی نماز کی حالت میں دل کو یکسو کرکے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرو۔

جیسا کہ حدیث کے اندر آتا ہے کہ اللہ کی عبادت ایسے کرو جیسے تم اللہ کو دیکھ رہے ہو ورنہ یہ یقین رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

ان تعبد اللہ کانک ترا، فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔(حدیث)

ظاہری خشوع یہ ہے کہ ادھر ادھر نہ دیکھے،، بالوں اور کپڑوں کے ساتھ نہ کھیلے بلکہ خشیت اور عاجزی کی کیفیت طاری ہو۔

حدیث: میں حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نماز کے وقت اپنے بندے کی طرف برابر متوجہ رہتا ہے جب تک وہ دوسری طرف التفات نہ کرے جب دوسری طرف توجہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے رخ پھیر لیتے ہیں۔(احمد والنسائی وابوداؤد)

**حدیث:** نبی کریم ﷺ نے حضرت انس کو حکم دیا کہ اپنی نگاہ اس جگہ رکھو جس جگہ سجدہ کرتے ہو اور یہ کہ نماز میں دائیں بائیں التفات نہ کرو۔(رواہ البیہقی فی السنن الکبریٰ ومظہری)

**حدیث:** حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز میں اپنی داڑھی سے کھیل رہا ہے تو فرمایا: لو خشع قلب هذا لخشعت جوارحہ۔ یعنی اگر اس شخص کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی سکون ہوتا۔(ترمذی)

ان ظاہری آداب کے ساتھ یہ چیز بھی بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ آدمی نماز میں مکمل یکسوئی اور پوری توجہ دے۔ نماز میں غیر متعلق باتیں سوچنے سے پرہیز کرے۔ بلاارادہ خیالات ذہن میں آئیں اور آتے رہیں تو یہ نفس انسانی کی ایک فطری کمزوری ہے۔ لیکن آدمی کی پوری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ نماز کے وقت اس کا دل اللہ کی طرف متوجہ ہو اور جو کچھ وہ زبان سے کہہ رہا ہو وہی دل سے بھی عرض کرے۔

اس میں شبہ نہیں کہ خشوع روح نماز ہے اس کے بغیر نماز بے جان ہے۔ بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ خشوع صحت نماز کیلئے موقوف علیہ تو نہیں اور اس درجہ میں وہ فرض نہیں مگر قبول نماز کا موقوف علیہ ہے۔

**حدیث:** حضرت ابوالدرداء سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو چیز اس امت سے اٹھ جائے گی یعنی سلب ہو جائے گی وہ خشوع ہے یہاں تک کہ قوم میں کوئی خاشع نظر نہ آئے گا۔(طبرانی فی مجمع الزوائد)

## 2۔ جو لغویات سے دور رہتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَۙ

**Those who avoid idle talk.**

### لغویات سے کیا مراد ہے؟

لغو ہر وہ کام اور ہر وہ بات جس کا کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ نہ ہو۔ لغو ہر اس بات اور کام کو کہتے ہیں جو فضول، لایعنی اور لاحاصل ہو۔ جن باتوں یا کاموں کا کوئی فائدہ نہ ہو، جن سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ ہو، جن کی کوئی حقیقی ضرورت نہ ہو، جن سے کوئی اچھا مقصد حاصل نہ ہو، وہ سب لغویات ہیں۔

**حدیث:** من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ۔

کسی شخص کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔(ترمذی)

آج کے سوشل میڈیا کے دور میں ہمیں اس آیت کی روشنی میں اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ کہیں ہم اپنے وقت کا غلط استعمال تو نہیں کر رہے۔

3۔اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ

And they who are observant of Zakah

بعض مفسرین نے یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ یہاں زکوۃ سے مراد تزکیہ نفس ہے کیونکہ یہ آیت مکی ہے مکہ میں زکوۃ فرض نہ ہوئی تھی ہجرت مدینہ کے بعد فرض ہوئی۔ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کی فرضیت مکہ ہی میں ہو چکی تھی یعنی اس کا اجمالی حکم آچکا تھا مگر سرکاری طور پر اس کے وصول کرنے کا عام انتظام اور نصابات وغیرہ کی تفصیلات مدینہ طیبہ جانے کے بعد جاری ہوئیں۔

اگر اس آیت میں زکوۃ سے مراد تزکیہ نفس ہو تو اس کا مطلب ہے کہ اپنے نفس کو رذائل سے پاک کرنا جیسے کہ شرک، ریا، تکبر، حسد، بغض، حرص، بخل وغیرہ کیونکہ یہ سب چیزیں گناہ کبیرہ ہیں۔ایک بندہ مومن کو چاہئے کہ اپنے نفس کو ان رزائل سے پاک کرے تب وہ حقیقی مومن بنے گا۔

بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں زکوۃ کے لغوی اور اصطلاحی دونوں معنی کی گنجائش موجود ہے۔یعنی زکوۃ سے یہاں مراد زکوٰۃ بھی ہے اور تزکیہ نفس بھی۔

4۔وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ۔

Those who guard their chastity

5۔جو امانات اور عہد و پیمان کی حفاظت کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ

Those who are true to their trusts and covenants.

## امانات سے کیا مراد ہے؟

امانات سے مراد اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کرنا، (مثلاًوالدین کے پاس اولاد امانت ہے)۔اسی طرح سونپی ہوئی ڈیوٹی کی ادائیگی،رازدارانہ باتوں اور مالی امانتوں کی حفاظت شامل ہے۔وعدوں کی پاسداری میں اللہ سے کیے ہوئے میثاق اور بندوں سے کیے عہد وپیماں دونوں شامل ہیں۔

## 6۔نمازوں کو پابندی سے پڑھنے والے

## And they who carefully maintain their prayers.

مومنین کا ایک وصف نماز پر محافظت اور مداومت ہے، نماز کی محافظت سے مراد اس کی پابندی کرنا اور ہر نماز کو پورے آداب سے اپنے وقت پر ادا کرنا ہے۔یہاں صلوات کا لفظ جمع اس لئے لایا گیا ہے کہ مراد اس سے پانچ وقت کی نمازیں ہیں جن کو اپنے اپنے وقت مستحب میں پابندی سے ادا کرنا مقصود ہے صرف ایک آدھ نماز پڑھ لینے سے یہ مقصد حاصل نہ ہو گا۔

غور کیا جائے تو مومنین کی ان اوصاف مذکورہ میں تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد اور ان سے متعلقہ احکام آجاتے ہیں جو شخص ان اوصاف کے ساتھ متصف ہو جائے اور اس پر جما رہے وہ مومن کامل فلاح دنیا و آخرت کا مستحق ہے۔یہ بات قابل نظر ہے کہ ان سات اوصاف کو شروع بھی نماز سے کیا گیا اور ختم بھی نماز پر کیا گیا۔اس میں اشارہ ہے کہ جو بندہ نماز کو نماز کی طرح پابندی اور آداب نماز کے ساتھ ادا کرے گا تو ان شاء اللہ باقی اوصاف بھی اس میں خود بخود پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ ان مذکورہ بالا صفات کے حامل مومن فلاح پائیں گے۔یہ لوگ جنت کے وارث یعنی حق دار ہوں گے۔جنت بھی جنت الفردوس،جو جنت کا اعلیٰ حصہ ہے۔

## تخلیق انسان،

مومنون۔ آیات۔12۔14

## موت،دوبارہ زندگی

## پانی اللہ کی عظیم اور انمول نعمت

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ۔

ہم ایک صحیح انداز سے آسمان سے پانی برساتے ہیں،، پھر اسے زمین میں ٹھہرا دیتے ہیں، اور ہم اس کے لے جانے پر یقیناً قادر ہیں۔(مومنون۔18)

**We send down rain from the sky in perfect measure, causing it to soak into the earth. And We are surely able to take it away.**

اللہ تعالیٰ کی یوں تو بیشمار اور ان گنت نعمتیں ہیں۔ لیکن چند بڑی بڑی نعمتوں کا یہاں ذکر ہو رہا ہے کہ ان میں ایک پانی بھی ہے۔

یہ پانی قدرت کا انمول تحفہ اور اس کی لازوال نعمت اور رحمت ہے، قرآن کریم میں اسے رحمت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ترجمہ: اور وہی ہے جو باران رحمت سے پہلے خوش خبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے۔(الفرقان:84)۔

اس پانی سے وضو کرتے ہوئے انسانی اعضا گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔

پانی کا اسراف یعنی اس کو ضائع کرنا گناہ ہے۔

حدیث کے مطابق بہترین صدقہ اللہ کی پیاسی مخلوق کو پانی پلانا ہے۔

## پانی کے فوائد

مومنون۔(آیات۔19)

## اللہ کی نعمتوں کا ذکر

زیتوں کا درخت۔(مومنون۔20)

## Olives

**as well as 'olive' trees which grow at Mount Sinai, providing oil and a condiment to eat.**

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: كلوا الزيت وادهنوا به فإنه من شجرة مباركة۔ زیتون کھاؤ اور اس کا تیل بھی استعمال کرو، کیونکہ یہ ایک مبارک درخت سے ہے۔(ترمذی، احمد)

## طور سیناء

### ذکر انبیاء۔ طریقہ دعوت، پیغام،

### منکرین آخرت کے مفروضات،

### اکل حلال اور نیک اعمال،

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ۔

اے میرے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے کام کرو۔۔(مومنون۔51)

**O messengers! Eat from what is good and lawful, and act righteously.**

### اکل حلال کی فضیلت

اللہ تعالیٰ اپنے تمام انبیاء(علیہ السلام) کو حکم فرتا ہے کہ وہ حلال کالقمہ کھائیں اور نیک اعمال بجالایا کریں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لقمہ حلال اعمال صالحہ کا مددگار ہے۔
مفسرین نے لکھا ہے کہ کہ ان دونوں حکموں اکل حلال اور نیک اعمال کو ایک ساتھ لانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ حلال غذا کا عمل صالح میں بڑا دخل ہے جب غذا حلال ہوتی ہے تو نیک اعمال کی توفیق خود بخود ہونے لگتی ہے اور غذا حرام ہو تو نیک کام کا ارادہ کرنے کے باوجود بھی اس میں مشکلات حائل ہو جاتی ہیں۔

**حدیث:** حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بعض لوگ لمبے لمبے سفر کرتے ہیں اور غبار آلود رہتے ہیں پھر اللہ کے سامنے دعا کے لئے ہاتھ پھیلاتے ہیں اور یارب یارب پکارتے ہیں مگر ان کا کھانا بھی حرام ہوتا ہے پینا بھی، لباس بھی حرام ہی تیار ہوتا ہے اور حرام ہی کی ان کو غذا ملتی ہے ایسے لوگوں کی دعا کہاں قبول ہو سکتی ہے۔(قرطبی)

اس سے معلوم ہوا کہ عبادت اور دعا کے قبول ہونے میں حلال کھانے کو بڑا دخل ہے جب غذا حلال نہ ہو تو عبادت اور دعا کی مقبولیت کا بھی استحقاق نہیں رہتا۔

**حدیث:** حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: أَحَبُّ الصَّلاةِ إِلَى اللَّهِ صَلاةُ دَاوُدَ، وَأَحبُّ الصيامِ إِلَى اللَّهِ صِيامُ دَاوُدَ، كانَ يَنَامُ نِصفَ اللَّيْل وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وينَامُ سُدُسَهُ وَيصومُ يَومًا وَيُفطِرُ يَومًا۔
اللہ کو سب سے زیادہ پسند روزہ داؤدؑ کا روزہ ہے اور سب سے زیادہ پسندیدہ قیام داؤدؑ کا قیام ہے۔ آدھی رات سوتے تھے اور تہائی رات نماز تہجد پڑھتے تھے اور چھٹا حصے سوجاتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے۔

**حدیث:** حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰہَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللّٰہَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِہِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ: يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْامِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ۔ وَقَالَ: يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَارَزَقْنَاكُمْ۔ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَثُمَّ يَمُدُّيَدَيْہِ إِلَى السَّمَاءِ، يَارَبِّ! يَارَبِّ! وَمَطْعَمُہُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُہُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلكَ۔ لوگو اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ صرف پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا ہے جو رسولوںؑ کو دیا ہے کہ اے رسولو! پاک چیز کھاؤ اور نیک کام کرو۔ یہی حکم ایمان والوں کو دیا کہ اے ایمان والو! جو حلال چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ۔ پھر آپؐ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے پراگندہ بالوں والا غبار آلود چہرے والا ہوتا ہے لیکن کھانا، پینا، لباس حرام کا ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر اے رب اے رب کہتا ہے لیکن ناممکن ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے۔ (مسند احمد)

حضرت قتادہ (رح) فرماتے ہیں تم انسانوں کو مال اور اولاد سے نہ پرکھو بلکہ انسان کی کسوٹی **ایمان** اور **نیک عمل** ہے۔

**حدیث:** حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ان الله قسم بينكم اخلاقكم كما قسم بينكم ارزاقكم وان الله يعطى الدنيا من يحب ومن لا يحب ولا يعطى الايمان الا من احب۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق بھی تم میں اسی طرح تقسیم کئے ہیں جس طرح روزیاں تقسیم فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ دنیا تو اسے بھی دیتا ہے جس سے محبت رکھے اور اسے بھی دیتا ہے جس سے محبت نہ رکھے۔ ہاں دین صرف اسی کو دیتا ہے جس سے پوری محبت رکھتا ہو پس جسے اللہ دین دے سمجھو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے۔
اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے بندہ مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا دل اور زبان مسلمان نہ ہو جائے اور بندہ مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے پڑوسی اس کی ایذاؤں سے بے فکر نہ ہو جائیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ ایذاؤں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا دھوکے بازی، ظلم وغیرہ۔ **سنو!** جو بندہ حرام مال حاصل کر لے اس کے خرچ میں برکت نہیں ہوتی اس کا صدقہ قبول

نہیں ہوتا جو چھوڑ کر جاتا ہے وہ اس کا جہنم کا توشہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا ہاں برائی کو بھلائی سے رفع کرتا ہے۔(مستدرک حاکم)

## تمام انبیاءؑ کا اصل دین ایک تھا مگر اس کو تقسیم کر دیا گیا

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ۔ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ۔

اور بیشک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو۔ پھر انہوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا ہر فرقہ کے پاس جو ہے اس پر خوش اور مطمئن ہے۔(مومنون۔53۔52)

**Surely this religion of yours is ˹only˺ one, and I am your Lord, so fear Me ˹alone˺. Yet the people have divided it into different sects, each rejoicing in what they have.**

### ایک ہی امت کا مطلب؟

امّت سے مراد دین ہے، اور ایک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سب انبیاءؑ نے ایک ہی دین کی طرف دعوت پیش کی۔ صرف ایک اللہ کی طرف لوگوں کو بلایا۔ لیکن لوگ دین وحدت چھوڑ کر الگ الگ فرقوں میں بٹ گئے اور ہر گروہ اپنے اپنے عقیدہ و عمل پر خوش ہے، چاہے وہ حق سے کتنا بھی دور ہو۔

## اہل ایمان کی مزید صفات

(آیات57۔61)۔

### 1۔ خشیت الٰہی، خوف خدا

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَۙ

جن لوگوں پر اپنے رب کی خشیت طاری رہتی ہے۔(مومنون۔57)

**Indeed, they who are apprehensive from fear of their Lord.**

مومن نیکی اور خوف الٰہی کا مجموعہ ہوتا ہے۔ منافق برائی کے ساتھ نڈر اور بے خوف ہوتا ہے۔

## 2۔ آیات ربّانی پر ایمان لانے والے

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَۙ

اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔(مومنون۔58)

And who believe in the revelations of their Lord.

## 3۔اللہ کی توحید پر کاربند

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَۙ

اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔(مومنون۔59)

And they who do not associate anything with their Lord.

## 4۔رجوع الی اللہ

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ۔

اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں اتنا کچھ) دیتے ہیں جتنا وہ دے سکتے ہیں اور (اس کے باوجود) ان کے دل خائف رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں (کہیں یہ نامقبول نہ ہو جائے)۔(مومنون۔60)

And they who give what they give while their hearts are fearful because they will be returning to their Lord.

یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں لیکن اللہ سے ڈرتے ہیں کہ کسی کوتاہی کی وجہ سے ہمارا عمل یا صدقہ نامقبول قرار نہ پائے۔ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا"ڈرنے والے کون ہیں؟ وہ جو شراب پیتے، بدکاری کرتے اور چوریاں کرتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے، روزہ رکھتے اور صدقہ و خیرات کرتے ہیں لیکن پھر بھی ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں بارگاہ الٰہی میں نامقبول نہ ہو جائے۔

## 5۔ مسابقت الی الخیرات کرنے والے

اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ۔

یہی لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور وہی نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں۔(مومنوں۔61)

**it is they who race to do good deeds, always taking the lead.**

**6۔دل ودماغ کی صلاحیّتوں پر شکر گزاری،**

**آسان دین**

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

اور ہم کسی پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتے اور ہمارے پاس نوشتہ(اعمال موجود) ہے جو سچ سچ کہہ دے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔(مومنون۔62)

**We never require of any soul more than what it can afford. And with Us is a record which speaks the truth. None will be wronged.**

اللہ تعالیٰ نے شریعت آسان رکھی ہے۔ایسے احکام نہیں دیئے جو انسانی طاقت سے خارج ہوں۔پھر قیامت کے دن وہ اعمال کا حساب لے گا جو سب کے سب کتابی صورت میں لکھے ہوئے موجود ہوں گے۔یہ نامہ اعمال صحیح صحیح طور پر ان کا ایک ایک عمل بتادے گا۔کسی طرح کا ظلم کسی پر نہ کیا جائے گا۔

**خالق کی نشانیاں۔موت وحیات،لیل ونھار،آسمان،عرش عظیم،معاملات کی تدبیر،**

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

وہی زندگی بخشتاہے اور وہی موت دیتاہے گردش لیل ونہار اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔سو کیا تم سمجھتے نہیں ہو۔(مومنون۔80)

**And He is the One Who gives life and causes death, and to Him belongs the alternation of the day and night. Will you not then understand?**

**استفہامیہ انداز میں غوروفکر کی دعوت**

سورۃ مومنون آیات 80 تا 93 میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، خالقیت، تصرف اور ملکیت کا ذکر ہو رہا ہے کہ معلوم ہو جائے کہ معبود برحق صرف وہی ہے اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرنی چاہیے۔

استفہامیہ انداز میں پوچھا جا رہا ہے کہ:

اس بلند و بالا آسمان (کائنات) کا خالق کون ہے؟

یہ زمین اور ساری مخلوق کا خالق کون ہے؟

ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟

اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ تمام چیزوں کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے؟

جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا؟

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ

وہ فوراً بول اٹھیں گے کہ (سب کچھ) اللہ کا ہے، (تو) آپ فرمائیں: پھر تم نصیحت قبول کیوں نہیں کرتے؟

**They will reply, "To Allah!" Say, "Why are you not then mindful?**

قرآن کریم کی اس صراحت سے واضح ہے کہ مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اسکی خالقیت و مالکیت اور رزاقیت کے منکر نہیں تھے بلکہ وہ سب باتیں تسلیم کرتے تھے۔ انہیں صرف توحید الوہیت سے انکار تھا۔ یعنی عبادت صرف ایک اللہ کی نہیں کرتے تھے بلکہ اس میں دوسروں کو بھی شریک کرتے تھے اس لئے نہیں کہ آسمان و زمین کی تخلیق یا تدبیر میں کوئی اور بھی شریک ہے بلکہ صرف اس مغالطے کی بنا پر کہ یہ اللہ کے نیک بندے تھے ان کو اللہ نے اختیار دے رکھے ہیں اور ہم ان کے ذریعے سے اللہ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔

ادفع بالّتی ھی احسن السّیئہ۔

برائی کو اچھائی سے مٹاؤ۔ (مومنون۔96)

## شیطانی وسوسوں سے پناہ

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِۙ۔ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔

اور دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ بلکہ اے میرے رب، میں تو اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔(مومنون۔97۔98)

**And say, “My Lord! I seek refuge in You from the temptations of the devils. And I seek refuge in You, my Lord, that they ˹even˺ come near me.”**

اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ ہر اہم کام کی ابتدا اللہ کے نام سے کرو یعنی بسم اللہ پڑھ کر، کیونکہ اللہ کی یاد، شیطان کو دور کرنے والی چیز ہے۔ اسی لئے آپ یہ دعا بھی مانگتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُبِکَ مِنَ الْحَرَمِ وَ اَعُوذُبِکَ مِنَ الْغَرَقِ، و اَعُوذُبِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَالمُوْتِ۔

اے اللہ میں تجھ سے بڑے بڑھاپے سے اور دب کر مر جانے سے اور ڈوب کر مر جانے سے پناہ مانگتا ہوں اور اس سے بھی کہ موت کے وقت شیطان مجھ کو بہکاوے۔(ابو داؤد)

بعض دفعہ شیطانی وسوسے انسان کو بے چینی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ مسند احمد میں ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ ایک دعا سکھاتے تھے کہ نیند ختم ہو جانے کے مرض کو دور کرنے کے لئے ہم سوتے وقت پڑھا کریں۔

**دعا:** بسم اللہ اعوذ بکلمات اللہ التامتہ من غضبہ و عقابہ ومن شر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین وان یحضرون۔

## اعمال کا وزن۔ فمن ثقلت موازینہ۔۔۔

مومنون۔102۔103

## مغفرت ورحمت کی طلب کی دعا:

**ربّ اغفر و ارحم و انت خیر الرّحمین۔(مومنون۔118)**

اے میرے رب درگذر فرما، اور رحم فرما، اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔(مومنون۔118)

یہ دعا بڑی جامع ہے۔

غفر کا ایک مطلب گناہوں کو مٹادینے اور انہیں لوگوں سے چھپا دینے کے آتے ہیں۔اور رحمت کے معنی صحیح راہ پر قائم رکھنے اور اچھے اقوال وافعال کی توفیق دینے کے ہوتے ہیں۔

## سورۃالمومنون کی آخری آیات کی خاص فضیلت

سورت مومنون کی آخری آیات: اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۔۔ سے آخر سورت تک خاص فضیلت رکھتی ہیں۔بغوی اور ثعلبی نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے کہ ان کا گزر ایک ایسے بیمار پر ہوا جو سخت امراض میں مبتلا تھا۔حضرت عبداللہ بن مسعود نے اس کے کان میں سورۃ مومنون کی یہ آیتیں اَفَحَسِبْتُمْ سے آخر تک پڑھ دی وہ اسی وقت اچھا ہو گیا۔رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟عبداللہ بن مسعود نے عرض کیا کہ یہ آیتیں پڑھی ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی آدمی جو یقین رکھنے والا ہو یہ آیتیں پہاڑ پر پڑھ دے تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔(قرطبی ومظہری)

# سورۃالنّور

# Chapter-24: The Light

## سورۃالنّور مدنی سورت ہے اور اس میں 64 آیات ہیں۔

## سورۃنور کی بعض خصوصیات

سورۃنور کا مرکزی مضمون شرمگاہوں کی حفاظت ہے۔اس سورت میں زیادہ تر احکام عفت کی حفاظت اور ستر و حجاب کے متعلق ہیں۔پچھلی سورت یعنی مومنون میں اہل ایمان کی فلاح دنیاو آخرت کو جن اوصاف پر موقوف رکھا گیا ہے ان

میں ایک اہم وصف شرمگاہوں کی حفاظت تھی۔اس سورت میں اس سلسلے میں مزید تاکیدات، احکامات اور ضمنی ہدایات مثلاً نظر کی حفاظت وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔

اس سورت میں چونکہ خواتین سے متعلق بخصوصی ہدایات بھی ہیں اس لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کے نام اپنے ایک فرمان میں تحریر فرمایا: علموا نساء کم سورة النور۔ یعنی اپنی عورتوں کو سورۃ نور کی تعلیم دو۔

خود اس سورت کی تمہید جن الفاظ سے کی گئی ہے کہ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا، یہ بھی اس سورت کے خاص اہتمام کی طرف اشارہ ہے۔

سورۃ کا نام النّور آیت 35 سے ماخوذ ہے۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

اللہ آسمانوں اور زمین (یعنی کائنات) کا نور ہے۔

## آیات بیّنات

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

یہ ایک سورہ ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے اور فرض کیا ہے اور اس میں کھلی ہوئی نشانیاں نازل کی ہیں کہ شاید تم لوگ نصیحت حاصل کر سکو۔

## Explained Verses

˹This is˺ a chapter which We have revealed and made ˹its teachings˺ compulsory and revealed manifest verses so that you may be mindful.

قرآن کریم کی ساری ہی سورتیں اللہ کی نازل کردہ ہیں، اور ساری ہی فرض ہیں۔ لیکن اس سورت کے بارے میں جو فرمایا جارہا ہے اس سے اس سورت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ بعض مفسرین نے اس سورت کو شرف اور فضیلت کے لحاظ سے افضل قرار دیا ہے۔

## بدکاری کی مذمّت

### جھوٹے الزامات اور تہمتوں کی مذمت

## دونوں کی سـزا

### قرآن کریم عموماً گناہوں کے ذکر کے بعد توبہ کے دروازہ کا بھی ذکر کرتا ہے

### The Door of Tauba (Repentance) is Open

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْاۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

ہاں جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کرلیں، تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔(نور۔5)

**Except those who repent afterwards and mend, reform their ways, then surely Allah is All-Forgiving, Most Merciful.**

توبہ صرف الفاظ کی ادائیگی کا نام نہیں ہے۔بلکہ دل کے سچّے احساس ندامت، اور عزم و اصلاح اور رجوع الی الخیر کا نام ہے۔

## لعـان کا ذکر

### سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عفّت پر اللہ کی گواہی

### واقعـہ افک: صفائی مـیں آیات

سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ

سبحان اللہ! یہ تو بڑا بہتان ہے۔(نور۔16)

**Glory be to You ˹O Lord˺! This is a heinous slander!”**

### اخلاق و آداب کی تعلیم

گناہوں، برے خیالات، جھوٹے الزامات اور شیطانی وسوسوں سے دور رہنا چاہیے۔

دل میں اگر کوئی شیطانی وسوسہ پیدا بھی ہو تو زبان قابو میں رکھنی چاہیے۔

**حـدیث:** حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں اور گناہوں کے خیالات سے درگزر فرمالیا ہے، جب تک وہ زبان سے نہ کہیں یا عمل میں نہ لائیں۔(بخاری و مسلم)

## صـــافـــــ اور واضح آیاتـــــ

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمُ الْاٰيٰتِؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔

اللہ تمہیں صاف صاف ہدایات دیتا ہے اور وہ علیم و حکیم ہے۔(نور۔18)

**And Allah makes clear to you the Verses, for Allah is All-Knowing, All-Wise.**

### فحاشی اور بے حیائی کی مذمّت،

### برائی کی تشہیر نہ کرو

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ ٱلْفَٰحِشَةُ۔۔۔ (نور۔)

بے حیائی اور بے ہودہ باتوں کا پھیلانا حرام ہے۔ جو ایسی بری خبروں کو اڑاتے پھیرتے ہیں ان کے لئے سخت تنبیہ ہے۔ آیت کا مفہوم تو یہ ہے کہ کسی پر بہتان لگانے والے یا لگائے ہوئے بہتان کو پھیلانے والے دنیا و آخرت میں عذاب الٰہی کے مستحق ہیں۔ لیکن اشاعت فاحشہ کے معنی میں بہت وسعت ہے۔

حدیث شریف میں ہے بندگان خدا کو ایذاء نہ دو، انہیں عار نہ دلاؤ۔ ان کی خفیہ باتوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو۔ جو شخص اپنے بھائی کے عیوب ٹٹولے گا۔ اللہ اس کے عیبوں کے پیچھے پڑ جائے گا اور اسے یہاں تک رسوا کرے گا کہ وہ اپنے گھر میں بھی رسواء ہو جائے گا۔ اشاعت فاحشہ میں جو چیزیں داخل ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

1۔ کسی پر بہتان لگانا یا بہتان کو پھیلانا۔

2۔ ایسی کتابیں، اخبارات، ناول، رسائل، ڈائجسٹ وغیرہ شائع کرنا، جن سے شہوانی جذبات متحرک ہوں۔

4۔ فحش تصاویر اور ویڈیوز بنانا اور بیچنا، حیاسوز مناظر پر مشتمل فلمیں اوڈرامے بنانا، ان کی تشہیر کرنا اور دیکھنے کی ترغیب دینا۔

5۔ ایسے اشتہارات اور سائن بورڈ بنانا اور بنوا کر لگانا، جن میں جاذبیت اور کشش پیدا کرنے کے لیے جنسی عریانیت کا سہارا لیا گیا ہو۔

6۔ فیشن شو کے نام پر حیا سے عاری لباس کی نمائش کر کے بے حیائی پھیلانا۔

7۔ ویلینٹائن ڈے کے نام پر بے حیائی اور فحاشی کی محفلیں سجانا۔

**حدیث:** حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اسلام میں اچھا طریقہ رائج کیا، اس کے لیے رائج کرنے اور اپنے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ہے، اور ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں سے کچھ کم نہ ہو گا ، اور جس نے اسلام میں برا طریقہ رائج کیا، اس پر اس طریقے کو رائج کرنے اور اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہے۔ اور ان پر عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہو گی۔ (مسلم)

**حدیث:** نبی کریم ﷺ نے روم کے شہنشاہ ہرقل کو جو مکتوب بھجوایا اس میں تحریر تھا کہ (اے ہرقل) میں تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کر لو گے تو سلامت رہو گے، اللہ تعالیٰ تمہیں دوگنا اجر عطا فرمائے گا اور اگر تم (اسلام قبول کرنے سے) پیٹھ پھیرو گے تو رعایا کا گناہ بھی تم پر ہو گا۔ (بخاری)

## شیطانی راستوں کی پیروی نہ کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰـكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔ جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے، کر دیتا ہے، اور اللہ سب سننے والا جاننے والا ہے۔ (نور۔21)

**O believers! Do not follow the footsteps of Satan. Whoever follows Satan’s footsteps, then ˹let them know that˺ he surely bids ˹all to˺ immorality and wrongdoing. And if not for the favour of Allah upon you and His mercy, not one of you would have been pure, ever, but Allah purifies whom He wills, and Allah is Hearing and Knowing.**

## شیطانی راستہ کیا ہے؟

## What is Devil’s Path?

اللہ کی ہر نافرمانی اور گناہ کی طرف قدم اٹھانا شیطان کے قدموں کی پیروی ہے۔

اس مقام پر شیطان کی پیروی سے ممانعت کے بعد یہ فرمانا کہ اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی پاک صاف نہ ہوتا۔اس لئے شیطان کے داؤ اور فریب سے بچنے کے لئے ایک تو ہر وقت اللہ سے مدد طلب کرتے رہو اور اس کی طرف رجوع کرتے رہو اور دوسرے جو لوگ اپنے نفس کی کمزوری سے شیطان کے فریب کا شکار ہو گئے ہیں، ان کو زیادہ ہدف ملامت مت بناؤ، بلکہ خیر خواہانہ طریقے سے ان کی اصلاح کی کوشش کرو۔

### عفوودرگذر

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

اور چاہیے کہ وہ عفوودرگزر سے کام لیں۔کیا تم اسے پسند نہیں کرتے کہ اللہ عزوجل تمھیں بخش دے؟ اور اللہ تو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔(نور۔22)

**Let them pardon and forgive. Do you not love to be forgiven by Allah? And Allah is All-Forgiving, Most Merciful.**

### پاک دامن عورتوں پر تہمت کی بالخصوص مذمّت

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

جو لوگ پاک دامن، بے خبر، مومن عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں۔وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے۔(نور۔23)

**Surely those who accuse chaste, unaware, believing women are cursed in this life and the Hereafter. And they will suffer a tremendous punishment**

### اچھی اور مثبت بات، اچھے لوگ ہی کرتے ہیں،

### بری اور بے ہودہ بات، برے لوگ ہی کرتے ہیں

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۔

ناپاک باتیں، ناپاک لوگوں کے لئے (زیبا) ہیں اور ناپاک آدمی ناپاک باتوں کیلئے موزوں (مناسب) ہیں اور اچھی اور ستھری باتیں اچھے آدمیوں کیلئے (مناسب) ہیں۔ اور اچھے اور ستھرے آدمی اچھی اور ستھری باتوں کے (لائق) ہیں اور یہ ان باتوں سے بری الذمہ ہیں جو لوگ (ان کے بارے میں) کہتے ہیں ان کیلئے مغفرت ہے اور باعزت روزی۔ (نور۔26)

**Evil words are for evil men, and evil men are [subjected] to evil words. And good words are for good men, and good men are [an object] of good words. Those [good people] are declared innocent of what they [i.e., slanderers] say. For them is forgiveness and noble provision.**

ابن عباس (رض) فرماتے ہیں: بھلی بات کے حقدار بھلے لوگ ہوتے ہیں۔ اور بری بات، برے لوگ ہی کرتے ہیں۔

مسند احمد میں حدیث ہے کہ جو شخص بہت سی باتیں سنے، پھر ان میں جو سب سے خراب ہو اسے بیان کرے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی بکریوں والے سے ایک بکری مانگے وہ اسے کہے کہ جا اس ریوڑ میں سے تجھے جو پسند ہو لے لے۔ یہ جائے اور ریوڑ کے کتے کا کان پکڑ کر لے جائے۔

حدیث میں ہے: الحکمۃ ضالۃ المومن۔

کہ حکمت (کوئی بھی اچھا کلمہ، اچھی بات) مومن کی گم گشتہ دولت ہے جہاں سے پائے لے لے۔

## پرائیویسی اور پرائیویٹ لائف کا تحفظ

## دوسروں کے گھروں میں داخلے کے آداب

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو یہی تمہارے لئے سراسر بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ (نور۔27)

**O believers! Do not enter any house other than your own until you have asked for permission and greeted its**

**occupants. This is best for you, so perhaps you will be mindful.**

اسلام نے انسان کی شخصی آزادی کی بقا کے لیے انسان کی نجی اور پرائیوٹ زندگی میں مداخلت سے دوسروں کو روکا ہے۔ خواہ مخواہ کی دخل اندازی، ٹوہ بازی اور بلا اجازت کسی کے گھر میں داخل ہونے سے منع کیا ہے۔

آیت میں اندر آنے کی اجازت طلب کرنے کا ذکر پہلے اور سلام کرنے کا ذکر بعد میں ہے۔

لیکن حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ پہلے سلام کرتے اور پھر داخل ہونے کی اجازت طلب کرتے۔

اسی طرح آپؐ کا معمول بھی تھا کہ تین مرتبہ آپؐ اجازت طلب فرماتے اگر کوئی جواب نہیں آتا تو آپؐ لوٹ آتے۔

اور یہ بھی آپؐ کی عادت مبارکہ تھی کہ اجازت طلبی کے وقت آپؐ دروازے کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے، تاکہ ایک دم سامنا نہ ہو جائے جس میں بے پردگی کا امکان رہتا ہے۔

اسی طرح آپؐ نے دروازے پر کھڑے ہو کر اندر جھانکنے سے بھی نہایت سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا ۚ هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ۔

اگر وہاں تمہیں کوئی بھی نہ مل سکے تو پھر اجازت ملے بغیر اندر نہ جاؤ۔ اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔(نور۔28)

**If you find no one at home, do not enter it until you have been given permission. And if you are asked to leave, then leave. That is purer for you. And Allah has ˹perfect˺ knowledge of what you do.**

## نظر کا پردہ مرد، عورت دونوں کیلیئے

نظر کی حفاظت کا حکم پہلے مرد کو دیا گیا۔ پھر عورت کو دیا گیا۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔۔۔

آپ مومن مردوں سے فرمادیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں، یہ اُن کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُس سے باخبر رہتا ہے۔

اور آپ مومن عورتوں سے فرمادیں کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش وزیبائش کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے اُس کے جو خود ظاہر ہو جائے۔۔۔(نور۔30۔31)

**⌜O Prophet!⌝ Tell the believing men to lower their gaze and guard their chastity. That is purer for them. Surely Allah is All-Aware of what they do.**

**And tell the believing women to lower their gaze and guard their chastity, and not to reveal their adornments except what normally appears.**

**حدیث:** نظر بھی ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آنکھ قیامت کے دن روئے گی مگر:

وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے باز رہے،

اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں جاگتی رہے،

اور وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئے۔

## نکاح اور فیملی لائف کی اہمیّت

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔

تم سے جو مرد، عورت غیر شادی شدہ ہوں ان کا نکاح کردو۔۔۔(نور۔32)

**And marry the unmarried (singles) among you**

نکاح (شادی کرنا) اگرچہ سنت ہے مگر بعض حالات میں واجب ہے۔

**حدیث:** حضور ﷺ کا ارشاد ہے: یا اهل الشباب من استطاع منكم فليتزوج۔۔۔

**Prophet Said:**

**O, Youth: If you can afford to marry, then you should marry.**

کہ اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہو، اسے نکاح کر لینا چاہیئے۔۔۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے میری سنت سے انکار کیا، وہ مجھ سے نہیں۔

## فیملی لائف سنّت انبیاءؑ ہے

ولقد ارسلنا رسلاً من قبلک و جعلنا لهم ازواجاً و ذرية۔ (قرآن)

ہم نے آپؐ سے پہلے بھی رسول بھیجے۔ اور ان کو بیویاں اور اولاد بھی عطا کی۔

تمام انبیاؑ نے شادی شدہ زندگی گذاری۔ اس لحاظ سے نکاح سنّت انبیاءؑ ہے۔

## نکاح شادی کی برکات

ان یکونو فقراء یغنهم الله من فضله۔۔،

اگر تم مالی طور پر کمزور بھی ہو تو اللہ تمہیں شادی کی برکت سے غنی کر دے گا۔ (نور۔32)

**If they are poor, Allah will enrich them from His bounty.**

اس کی تشریح علماء مفسرین نے یہ لکھی ہے کہ بعض دفعہ عورت کی قسمت اچھی ہوتی ہے اور اس کی برکت سے گھر میں خوشحالی آجاتی ہے۔

دو بندے (میاں بیوی) جب مل کر گھر چلاتے ہیں تو مالی مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ اکٹھے رہنے کی برکت سے تھوڑے مال میں بھی برکت عطا فرما دیتا ہے۔

## بچوں کی شادیوں کی فکر اور اس سلسلے میں اصولی ہدایات

ضروری ہے کہ بچوں کے بالغ ہونے کے بعد ان کے نکاح کی فکر کی جائے۔اس میں تاخیر سے بہت سے مفاسد پیدا ہوتے ہیں اور سماج میں اخلاقی بگاڑ اور بے حیائی کو فروغ ملتا ہے۔ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ عائلی زندگی میں خوش گواری برقرار رکھنے کی تدابیر اختیار کی جائیں۔نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی کاؤنسلنگ کی جائے،ان کے سامنے اسلام کی عائلی تعلیمات بیان کی جائیں اور ان پر عمل کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ صحیح تربیت نہ ہونے کی وجہ سے نکاح کے بعد بہت جلد شکایات پیدا ہونے لگتی ہیں اور تنازعات سر ابھارتے ہیں،یہاں تک کہ علیٰحدگی تک کی نوبت آجاتی ہے۔پہلا نکاح ہی عموماً دشوار ہوتا ہے پھر اگر خدانخواستہ علیحدگی ہوجائے تو دوسرا نکاح دشوار تر ہوجاتا ہے۔نکاح ثانی کے انتظار میں برسوں بیت جاتے ہیں اور بہت ساروں کا تو دوسرا نکاح ہو ہی نہیں پاتا۔

دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد غیر شرعی رسوم وروایات میں گرفتار ہے۔یہ رسوم عبادات کی طرح شامل کرلی گئی ہیں اور معاشرتی زندگی بھی ان سے زیر بار ہے حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ کی بعثت تو اس مقصد سے ہوئی تھی کہ لوگوں پر جو بوجھ لدے ہوئے تھے،اسے اتار دیں اور جن بیڑیوں میں وہ جکڑے ہوئے تھے ان سے آزادی دلادیں۔(الاعراف:157) لیکن آپؐ کی امت نے اپنی مرضی سے اپنے اوپر رسوم وروایات کے بھاری بوجھ لادلیے ہیں اور خود کو ان کی بیڑیوں میں جکڑ دیا ہے۔یہ روایات ان کی کمر توڑ دے رہی ہیں اور انہوں نے ان کی زندگیوں کو اجیرن بنا رکھا ہے، لیکن وہ ان سے گلو خلاصی پر تیار نہیں ہیں۔اس صورتِ حال میں ضرورت اس بات کی ہے کہ بڑے پیمانے پر اصلاح معاشرہ کی تحریک چلائی جائے۔مسلمانوں کے سامنے اسلام کو خالص اور بغیر آمیزش کے اصلی شکل میں پیش کیا جائے،انھیں غیر شرعی اور مُسرفانہ رسوم ترک کرنے کی تلقین کی جائے اور بدعات وخرافات سے اجتناب کرنے کی تاکید کی جائے۔نکاح کے موقع پر دین داری کو ترجیح دینی چاہیے،خاص طور پر لڑکیوں کے لیے ایسے گھرانے کا رشتہ تلاش کرنا چاہیے،جہاں وہ پاکیزہ اور خوش گوار زندگی گزار سکیں اور دین کے تقاضوں پر عمل کرنے میں انہیں کوئی دشواری نہ ہو،لیکن اگر کوئی ایسا معیاری رشتہ نہ مل پارہا ہو تو صرف اس بنا پر شادی نہ کرنا کہ دیندار گھرانہ نہیں مل رہا درست نہیں۔اپنے بچوں کی ایسی تربیت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ وہ جس ماحول میں بھی پہنچیں،وہاں نہ صرف دین پر قائم رہ سکیں،بلکہ اپنے مثبت اثرات ڈال کر اپنے سسرال کو بھی دیندار بنانے کی کوشش کریں۔اس صورت میں امید کی جاسکتی ہے کہ وہ بدعات وخرافات کی کچھ اصلاح کرسکیں۔

## اللہ۔آسمانوں وزمین کا نور

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔۔۔

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے(کائنات میں)اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو، چراغ ایک فانوس میں ہو، فانوس کا حال یہ ہو کہ جیسے موتی کی طرح چمکتا ہوا تارا، اور وہ چراغ زیتون کے ایک ایسے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہو جس کا رخ نہ مشرق کی طرف ہے نہ مغرب کی طرف۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تیل (خود ہی) چمک رہا ہے چاہے آگ اس کو نہ لگے، وہ نور کے اوپر نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جس کی چاہتا ہے رہنمائی فرماتا ہے، وہ لوگوں کو مثالوں سے بات سمجھاتا ہے، وہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔(نور۔35)

**Allah is the Light of the heavens and the earth. His light is like a niche in which there is a lamp, the lamp is in a crystal, the crystal is like a shining star, lit from ˹the oil of˺ a blessed olive tree, ˹located˺ neither to the east nor the west, whose oil would almost glow, even without being touched by fire. Light upon light! Allah guides whoever He wills to His light. And Allah sets forth parables for humanity. For Allah has ˹perfect˺ knowledge of all things.**

جاب / بزنس فرض عبادات میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیئے۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ۔ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔

(اور وہ یہ سب کچھ اس لیے کرتے ہیں) تاکہ اللہ ان کے بہترین اعمال کی جزا اُن کو دے اور مزید اپنے فضل سے نوازے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔(نور۔37-38)

**By men who are not distracted—either by buying or selling—from Allah's remembrance, or performing prayer,**

**or paying Zakaat. They fear a Day when hearts and eyes will tremble.**

**That Allah may reward them [according to] the best of what they did and increase them from His bounty. And Allah gives provision to whom He wills without account [i.e., limit].**

**ہر چیز اللہ کی تسبیح، حمد، ثناخواں،**

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ۔

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں وہ سب جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ پرندے جو پر پھیلائے اڑ رہے ہیں؟ ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح کا طریقہ جانتا ہے، اور یہ سب جو کچھ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے۔(نور۔41)

**Do you not see that Allah is glorified by all those in the heavens and the earth, even the birds as they soar? Each ˹instinctively˺ knows their manner of prayer and glorification. And Allah has ˹perfect˺ knowledge of all they do.**

**اہل ایمان کی صفت: سمع واطاعت۔۔سمعنا واطعنا،**

**نور۔آیت۔51**

**نماز، زکوٰۃ، اطاعت رسولؐ کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔**

واقیمو الصّلوٰۃ وأتو الزّکوٰۃ واطیعو الرّسول لعلّکم ترحمون،

**Moreover, establish prayer, pay alms-tax, and obey the Messenger, so you may be shown mercy.**

**معذورین۔شریعت کے احکامات سے مستثنٰی (لیس علی الاعمٰی حرج۔۔)،**

**نور۔ آیت۔61**

**آپ ﷺ کو پکارنے کے آداب،**

**روضہ رسولؐ پر حاضری کے آداب**

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔

**نور۔ آیت۔63**

**رسول کی نافرمانی سے بچو**

**اللہ کے سامنے جواب دہی۔** فينبّئهم بما عملو

**سورۃ نور کی آخری آیت**

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ۔

دیکھو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے۔ جس (طریق) پر تم ہو وہ اسے جانتا ہے۔ اور جس روز لوگ اس کی طرف لوٹائے جائیں گے تو جو لوگ عمل کرتے رہے وہ ان کو بتا دے گا۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ (نور۔64)

**Surely to Allah belongs whatever is in the heavens and the earth. He knows well what you stand for. And ˹on˺ the Day all will be returned to Him, He will inform them of what they did. For Allah has ˹perfect˺ knowledge of all things.**

---

# سورۃ الفرقان

# Chapter-25: The Criterion

**Another name for Qur'an which means that distinguishes truth from falsehood and right from wrong**

## سورۃ فرقان مکی سورت ہے اور اس میں 77 آیات ہیں۔

### قرآن کا نام۔ الفرقان۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔

نہایت ہی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر حق و باطل کے درمیان امتیاز کرنے والی کتاب اتاری، تاکہ وہ دنیا والوں کے لیے ہوشیار کر دینے والا بنے۔ (الفرقان۔1)

**Blessed is the One Who sent down the Standard to His servant, so that he may be a warner to the whole world.**

تبارک، برکت سے مشتق ہے۔ برکت کے معنی خیر کی کثرت کے ہیں۔ لفظ تبارک کے اندر مبالغہ کا مفہوم پایا جاتا ہے، یہ کئی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے، بڑا محسن، خیر و برکت عطا کرنے والا، نہایت بزرگ و برتر، بہت ہی مقدس اور کمال قدرت والا۔ عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ ہر خیر و برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

### فرقان سے کیا مراد ہے؟

فرقان کے معنی ہیں حق و باطل، توحید و شرک اور عدل و ظلم کے درمیان کا فرق کرنے والا، اس قرآن نے کھول کر ان امور کی وضاحت کر دی ہے، اس لئے اسے فرقان سے تعبیر کیا۔ فُرْقَانَ، قرآن کریم کا لقب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو فرقان کہہ کر دراصل اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا گیا کہ یہ کتاب اپنی صداقت ثابت کرنے کے لیے بجائے خود ایک دلیل و حجت ہے، یہ کسی خارجی دلیل کی محتاج نہیں۔ قرآن مجید اس زمین پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت و رحمت ہے، یہ کتاب ہر دور کے انسانوں کے لیے راہ ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے فرقان یعنی حق و باطل میں تمیز کرنے والی بتایا ہے۔

آیت میں لفظ **عبدہ** بھی نبی اکرم ﷺ کے لئے ایک خاص التفات کا حامل ہے،اور اس التفات کا یہاں ایک خاص محل ہے۔ خاص طور پر مکہ اور طائف کے متکبرین جو اپنی دنیاوی ومالی برتری کے گھمنڈ میں مبتلا تھے۔اللہ تعالیٰ نے یہاں متکبرین کی اسی ذہنیت کو سامنے رکھ کر فرمایا کہ اس نے اپنے **بندۂ خاص** پر فرقان کی شکل میں نعمت عظمیٰ اتاری،اس کے بعد وہ کسی چیز کے محتاج نہیں۔لوگوں کو چاہیے کہ اس **نعمت کی قدر** کریں اور اس کی روشنی میں اپنی **گمراہیوں کی اصلاح** کریں۔

**لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا:** عالمین کے لفظ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن صرف اسی دور کی کتاب نہیں،بلکہ رہتی دنیا تک کے انس وجن کے لیے راہ نجات ہے،دنیاوآخرت کی کامیابی کا راز اسی میں مضمر ہے۔تاریخ گواہ ہے کہ قوموں کا عروج وزوال اسی سے وابستہ رہاہے۔قرآن کا لزوم **سربلندی** ہے،اس سے بے اعتنائی **ذلت وپستی** ہے،چنانچہ ارشاد گرامی ہے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَ هُوَ شَهِيْدٌ۔(سورہ ق:37)

اس(قرآن) میں نصیحت ہے ہر اس شخص کے لئے جس کے پاس بیدار دل ہویا جو حضور قلب کے ساتھ کان لگا کر بات سنے۔

**علامہ اقبالؒ اسی بات کو کچھ اس انداز میں پیش کرتے ہیں:**

؎ گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

یعنی اگر تو مسلمان کی حیثیت سے زندگی گذارنا چاہتا ہے تو یہ زندگی قرآن کے بغیر ممکن نہیں۔

**لِلْعٰلَمِيْنَ:** اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی رسالت ونبوت سارے عالم کے لئے ہے بخلاف پچھلے انبیاء کے ان کی نبوت ورسالت کسی مخصوص جماعت یا مخصوص مقام کے لئے ہوتی تھی۔ صحیح مسلم کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جو اپنے چھ **خصوصی فضائل** کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کی بعثت سارے جہان کے لئے عام ہے۔یعنی نبی کریمؐ کی نبوت **عالم گیر** ہے اور آپ تمام انسانوں اور جنوں کے لئے ہادی ورہنما بنا کر بھیجے گئے ہیں، جس طرح دوسرے مقام پر فرمایا: قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعاً ۔(اعراف۔158)

**حدیث:** حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے نبی کسی ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔(مسلم)

## اللہ تعالیٰ کا مخلوق پر احسان

رسول عام انسان کیوں ہے؟

**وقالو مال ھٰذا الرّسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق۔۔۔،(فرقان۔7)**

صحیح حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ کو نبی اور بادشاہ بننے میں اور نبی اور بندہ بننے میں اختیار دیا گیا ہے تو آپؐ نے بندہ اور نبی بننا پسند فرمایا۔

جنّت خلد،

اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے

**وکان ربُّک بصیرا۔ (فرقان۔20)**

---

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء، اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:
Mobile: +44 785 3099 327
Email: hafizmsajjad@gmail.com